رمضان کریم

RAMADAN KAREEM

اپریل 2022ء

عناوین

رمضان

خلافت

جری اللہ فی حلل الانبیاء

مجلس
خدام الاحمدیہ
کینیڈا

الندا

اشاعت کی ٹیم

صدر مجلس
زبیر افضل

مہتمم اشاعت
زاہد چوہدری

ایڈیٹر
عبدالنور عابد

فہرست مضامین

قرآن کریم — 4

حدیث — 6

اقتباس حضرت مسیح موعودؑ — 8

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں — 9

رمضان اور اعمال صالح — 10

خلافت — 14

جری اللہ فی حلل الانبیاء — 22

اگر آپ مجلس خدام الاحمدیہ کے رسالہ النداء میں کوئی مضمون یا اپنی کوئی نظم بھجوانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل ای میل پر ہم سے رابطہ کریں۔

ISHAAT@KHUDDAM.CA

اداریہ

پیارے خدام بھائیو! یہ اللہ تعالیٰ کا محض احسان ہے کہ اس نے ہمیں رمضان کے مہینہ میں عبادات کا موقع دیا ہے۔ ہمیں یہ دُعا بھی کرنی چاہیے کہ جن عبادات کو کرنے کی ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس مبارک مہینہ میں توفیق دی ہے اللہ ان دعاؤں اور عبادات کو شرفِ قبولیت بھی عطاء فرمائے۔ اگر ہم رمضان کی برکات کا پورا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اس ماہ میں کی گئی عبادتوں کو اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنانا ہوگا۔ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

”ایک بہت بڑا ٹارگٹ ہے جو ہمیں دیا گیا ہے۔ صرف تیس دن کے روزے رکھنے کے لئے یا رمضان کا مہینہ آنے کے لئے تیاریاں نہیں ہوتیں، نہ ان کی کوئی اہمیت ہے۔ یہ اہمیت تبھی بڑھتی ہے جب اس مہینے کی ٹریننگ سے ہماری یہ ساری کوششیں سارے سال کے عملوں پر منتج ہو جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فقروں میں ہمارے سامنے پوری زندگی کا لائحہ عمل رکھ دیا۔ ہمارے منہ سے کہہ دینے سے کہ ہم ایمان کی حالت میں روزے رکھ رہے ہیں اس لئے ہمارے سارے گناہ بخشے جائیں گے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیا، یہ کافی نہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے روزے رکھے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے ایمان کو اس کسوٹی پر رکھ کر پرکھنا ہو گا جو اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے کی کسوٹی ہے۔ اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کسوٹی ہے۔ پس یہ دیکھنا ہے کہ ہم اس پر عمل کر رہے ہیں یا نہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2جون 2017ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے بقیہ ایّام سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین ثم آمین

قرآن کریم

"

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى
وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى
سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ١٨٦

(البقرہ 186)

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔

(البقرہ 186)

حدیث

اللهم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابرهیم و علی آل ابرهیم انك حمید مجید

اللهم بارك علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابرهیم و علی آل ابرهیم انك حمید مجید

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ
، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِنَّ
فِي الْجَنَّةِ بَابًا، يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،
لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ، لَا يَدْخُلُ
مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ

صحیح بخاری، کتاب الصوم، حدیث: 1896

حدیث

اللهم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابرهیم و علی آل ابرهیم انك حمید مجید

اللهم بارك علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابرهیم و علی آل ابرهیم انك حمید مجید

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریّان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہو گا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہے؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ جا سکے گا۔

اقتباس حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

" شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ

(البقرہ 186) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے "

ملفوظات جلد دوم صفحہ 561-562 ایڈیشن 1988ء

حضرت خلیفتہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

”رمضان کے ان دنوں میں، جب تقریباً ہر ایک کو نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہوتی ہے ایک فکر کے ساتھ، غور کرکے یہ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بعد میں بھی قیام نماز ہوتا رہے گا۔ اور یہ دُعا یقینا استجابت کا مقام حاصل کرے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔ پس اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہمیں بھی اس اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جیسا کہ مَیں نے کہا آج کل اس کا بہترین موقع ہے۔ اور یہی چیز ہے جس سے وہ مقام حاصل ہو گا جس سے ایک بندہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن کر اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس برکت کو حاصل کرنے کے لئے یہ موقع عطا فرمایا ہے۔ ایک دفعہ پھر ہمیں رمضان میں داخل فرمایا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔“

خطبہ جمعہ 29/ ستمبر 2006ء بحوالہ روزنامہ الفضل 7اپریل 2022ء

رمضان اور اعمال صالح

(مرسلہ: عاطر خان متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا، درجہ سادسہ)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ

پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے تو وہ ان کو ان کے بھرپور اجر عطا کرے گا اور اپنے فضل سے ان کو مزید دے گا۔ (4:174)

رمضان اسلامی سال کا نواں مہینہ ہے اور اس کی فضیلت کے بارہ میں حضورؐ نے فرمایا کہ قَدْ جَاءَكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَيُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ یعنی یہ کہ رمضان کا مبارک مہینہ تمہارے پاس آیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے تم پر روزے فرض کر دئے ہیں۔ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں،اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

اس حدیث میں حضورؐ نے رمضان کے بارہ میں 3 چیزوں کے عمل میں آنے کا ذکر کیا ہے:

(1) جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں

(2) دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں

(3) شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں

اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 27 جولائی 2012 کو فرمایا:

"لیکن کیا ہر ایک کے لئے یہ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں؟ کیا ہر ایک کے شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے؟ کیا ہر ایک کے لئے دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں؟ یقیناً ہر ایک کے لئے تو ایسا نہیں ہو سکتا بلکہ یہاں مومنین کو مخاطب کیا۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا صرف ظاہری ایمان لانے سے، مسلمان ہونے سے اور روزہ رکھنے سے یہ فیض انسان حاصل کر لے گا اور کیا صرف اتنا ہی ہے۔ اگر صرف اتنا ہی ہے تو اللہ تعالیٰ نے بار بار ایمان لانے کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجا لانے کی طرف بہت زیادہ توجہ دلائی ہے، بہت زیادہ تلقین کی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو کسی بھی انسان کے لئے چاہے وہ کسی بھی مذہب کا ہو، اگر وہ نیک اعمال بجا لانے والا ہے تو نیک جزا کا بتایا ہے"

پس، ثابت ہوا کہ محض روزے رکھنا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اعمالِ صالحہ بھی شامل ہوں گے تو ہمارے لئے جنت کے دروازے کھولے جائیں گے اور شیطان ہمارے لئے جکڑ دیا جائے گا۔ ویسے تو دنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو پورا دن کچھ کھاتے پیتے نہیں ہیں، لیکن ان کے لئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کو رمضان کی برکتیں ملیں گی کیونکہ ان کے عمل کے ساتھ نہ نیت ہوتی ہے، کہ ہم نے کھانا پینا خدا کے لئے چھوڑا ہے ، اور نہ ان کے اس عمل کے ساتھ اعمال صالحہ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے اس عمل کے ذریعہ نہ خدا کے قریب ہوتے ہیں اور نہ ان میں روحانیت بڑھتی ہے۔ لیکن ایک مومن کے لئے، جو رمضان کے روزے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے رکھتا ہے اور ان روزوں کے ساتھ اپنے اعمال صالحہ بھی شامل کرتا ہے، وہ نہ صرف شیطان کے حملوں سے بچتا ہے بلکہ اس کے لئے جنت کے دروازے بھی کھولے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے روزہ دار کے نیکیوں میں بڑھنے اور برائیوں کو ترک کرنے کے بارہ میں فرمایا

”پس یہ چیزیں یا روزہ رکھنا جہاں نیکیوں کے کرنے کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دلانے والا ہو گا۔ وہاں اپنی برائیاں ترک کرنے کے لئے بھی ایک مومن کو توجہ دلائے گا اور اس کے لئے وہ مجاہدہ کرے گا۔ ایک مومن اپنی عبادات کے معیار بھی بلند کرنے کی کوشش کرے گا۔ صرف فرائض کی طرف توجہ نہیں دے گا، اُن کے ادا کرنے کی کوشش نہیں کرے گا بلکہ نوافل کی طرف بھی توجہ ہو گی اور ایک مومن پھر اُن کی ادائیگی کا بھی بھرپور حق ادا کرنے کی کوشش کرے گا۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہو گی۔ مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ ہو گی۔ غریبوں کا حق ادا کرنے کی طرف بھی بھرپور کوشش ہو گی تو تبھی ماہِ صیام سے صحیح فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 27 جولائی 2012ء)

تو یہ وہ اعمال صالحہ ہیں جن کی طرف قرآن مجید اور حضورؑ نے ہماری توجہ دلائی۔ جب ایک مومن روزہ رکھے تو اس کو اپنا محاسبہ بھی کرنا چاہیئے کہ جب میں روزہ رکھ رہا ہوں تو کیا میں بندوں کے حقوق ادا کر رہا ہوں؟ کیا میں ان حقوق کو ادا کر رہا ہوں جن کا تعلق ہمارے مالک اور خالق کے ساتھ ہے؟ اگر وہ یہ سوچ رکھے گا اور ہمیشہ اپنے روزہ کے ساتھ نیک اعمال بھی شامل کرے گا تو وہ ضرور اس آیت کے وعدہ کا مستحق ہو گا کہ : پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے تو وہ ان کو ان کے بھرپور اجر عطا کرے گا اور اپنے فضل سے ان کو مزید دے گا(4:174)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعودؑ کی نصیحت کا نچوڑ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”سب سے اہم بات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ ’جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہ تمہاری راہ میں بُت ہے‘۔ پس اگر ہم نے رمضان سے بھر پور فائدہ اُٹھانا ہے، اگر ہم نے شیطان کے جکڑے جانے، دوزخ کے دروازے بند ہونے اور جنت کے دروازے کھلنے سے بھرپور استفادہ کرنا ہے تو ہمیں اپنے حق بات کے قبلوں کو بھی درست کرنا ہو گا۔ ہمارا قبلہ خدا تعالیٰ

کی طرف ہو گا تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس اعلان سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں کہ میں نے تمہارے لئے جنت کے دروازے رمضان کی برکات کی وجہ سے کھول دیئے ہیں۔ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر غور کر کے اور عمل کر کے ہی جنت کے دروازے ملیں گے کہ اپنے قول و عمل کی سچائی کے معیار اونچے کرو ورنہ اگر اس طرف توجہ نہیں تو خدا تعالیٰ کو تمہارے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے "

(خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 27 جولائی 2012ء)

اللہ تعالی ہمیں رمضان میں روزے رکھنے اور پھر ان کا حق ادا کرنے کی توفیق دے اور اپنے اعمال صالحہ کے ساتھ ان روزوں کو مزّین کرنے کی توفیق دے تا کہ ہم پر جنت کے دروازے کھولے جائیں اور ہم شیطان کے حملوں سے بچ سکیں۔ آمین

خلافت

(مرسلہ: سفیر احمد صاحب، بیری جماعت)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٥٦﴾

سورۃ النور :56

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

قَالَ حُذَيْفَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تَکُوْنُ النُّبُوَّةُ فِیْکُمْ مَا شَاءَ اللّٰہُ أَنْ تَکُوْنَ، ثُمَّ یَرْفَعُهَا اللّٰہُ إِذَا
شَاءَ أَنْ یَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فِیْکُمْ
مَا شَاءَ اللّٰہُ أَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ یَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَکُوْنُ
مُلْکًا عَاضًّا فَتَکُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ أَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ
اللّٰہُ أَنْ یَّرْفَعَهَا ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیًّا، فَتَکُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ أَنْ
تَکُوْنَ، ثُمَّ یَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللّٰہُ أَنْ یَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ
عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، ثُمَّ سَکَتَ۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی، جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اسے اٹھا لے گا۔اور خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی ، اور پھر اللہ جب تک چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا ،پھر ایذاں رساں بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا ۔جب یہ دور ختم ہوگا تو اس بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ ظلم ستم کے اس دور کو ختم کر دے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی ! یہ فرما کر آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے ایک خلافت کی خبر دی تھی،ہاں اس خلافت کی جس نے اولین کو آخرین سے ملانا تھا اور ایک صدا بلند کرنا تھی سب نے وہ آواز سنی، مہتاب نبوت، بدر محمد ﷺ نے اعلان کر دیا کہ قدرت ثانیہ کا دیکھنا اس لئے ضروری ہے تا خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ دشمن کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کر دے اور خوف کی حالت کو امن میں تبدیل کر دے جو میرے بعد آئے گی اور پھر اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔

اس مضمون کو سمجھنا بہت مشکل ہوتا اگر ہم نے خلافت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا نہ ہوتا، دل سے چاہا نہ ہوتا اور جان سے عزیز نہ رکھا ہوتا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ الٰہی نور رسول کریم ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو گیا بلکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کے طاقچے کے ذریعے اس کی مدت کو سوا دو سال بڑھا دیا گیا پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات کے بعد وہی نورِ خلافتِ عمرؓ کے طاقچے کے اندر رکھ کر ساڑھے دس سال اس کی مدت کو مزید بڑھا دیا گیا، پھر وہی نور عثمانیؓ طاقچے میں رکھا گیا اور بارہ سال اس کی مدت اور بڑھ گئی پھر وہی نور علویؓ طاقچے میں رکھا گیا تو اسکی عمر چار سال نو ماہ مزید لمبی ہو گئی۔

اس سنت کے عین مطابق جب حضرت مسیح موعودؑ کو اس دنیا کی ہدایت کے لئے کھڑا کیا گیا تو وہی نورِ الٰہی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی چمنی میں رکھا گیا جس کو مسیحیت و مہدویت کے نام سے پکارا گیا۔ جب حضرت مسیح موعودؑ وفات پا گئے اور مومن پروانوں کی طرح پراگندہ ہونے لگے، تو اس نور الٰہی کی حفاظت کیلئے نور الدین کو کھڑا کیا گیا۔ گویا نُورٌ عَلٰی نُور کی کیفیت پیدا کر دی گئی جو نورالدینؓ پر نورِ خلافت اُتارا گیا اور صدیقی سنت کی یاد تازہ کی گئی۔ جب حضرت مولانا نورالدینؓ نے اس دنیا کو سوگوار چھوڑا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس عزم کو لے کر اٹھے کہ:

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

پھر جو بھی خلافت کی راہ میں دشمنی کی غرض سے آیا خس وخاشاک کیطرح بہہ گیا۔ وہ 1934ء کا احراری فتنہ ہو یا 1953ء کا طوفانِ بدتمیزی، ایسے کافور ہو گئے گویا تھے ہی نہیں۔ وہ تمکنت ملی دینِ مصطفیٰ ﷺ کو کہ دشمن کو منہ چھپانے کی جگہ نہ ملی۔ پھر سیدنا محمودؓ نے جب اس دنیا کو الوداع کہا تو تاج خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے سر پر سجایا گیا پھر اسی مہ لقا کے نور کی بدولت جہالت کی ظلمت 1974ء میں بھی چھٹ گئی اور پھر حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے تاجِ خلافت کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے سر پر سجایا۔ آپ کی دور خلافت میں 1984ء کا بہیمانہ آرڈیننس ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکا۔ اور پھر اسی خلافت کی برکت سے ہمیں ایم ٹی اے نصیب ہوا، جس کی بدولت جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کی اشاعت کئی چند ہو گئی۔ اور جب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے موافق ایک بار پھر قدرت ثانیہ کے ظہور کو حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صورت میں کھڑا کیا۔ آپ کی قیادت میں احمدیت کا قافلہ ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ الحمدللہ علی ذالک

خلافت کا مقام از حضرت مسیح موعودؑ و از خلفاء

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسول کریم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لیے تا قیامت قائم رکھے۔

سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔

(شہادۃالقرآن روحانی خزائن جلد 6۔ صفحہ 353)

حضرت خلیفۃالمسیح الاولؓ فرماتے ہیں

خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں۔ تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے میں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔

تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کیے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ معزول کرے۔

(اخبار "بدر" ١١ جولائی ١٩١٢ بحوالہ روزنامہ الفضل 27 مئی 2021ء)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں

اطاعت رسول بھی جس کا اس آیت میں ذکر ہے خلیفہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ رسول کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے رشتہ میں پرویا جائے۔ یوں تو صحابہؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ صحابہؓ بھی حج کرتے تھے اورآج کل کے مسلمان بھی حج کرتے ہیں۔ پھر صحابہؓ اور آج کل کے مسلمانوں میں فرق کیا ہے؟ یہی کہ صحابہ میں ایک نظام کا تابع ہونے کی وجہ سے اطاعت کی روح حد کمال تک پہنچی ہوئی تھی چنانچہ رسول کریم ﷺ انہیں جب بھی کوئی حکم دیتے صحابہ اسی وقت اس پر عمل کے لئے کھڑے ہوجاتے تھے لیکن یہ اطاعت کی روح آج کل کے مسلمانوں میں نہیں ۔۔۔ کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس جب خلافت ہو گی،

اطاعت رسول بھی ہوگی

(تفسیر کبیر ، سورہ نور صفحہ ٣٦٩)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ فرماتے ہیں

میں آپ کو وضاحت کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ جس شخص کو بھی اللہ تعالی آپ کا خلیفہ بنائے گا۔ اس کے دل میں آپ کے لیے بے انتہا محبت پیدا کر دے گا اور اس کو یہ توفیق دے گا کہ وہ آپ کے لئے اتنی دعائیں کرے کہ دعا کرنے والے ماں باپ نے بھی آپ کے لئے اتنی دعائیں نہ کی ہوں گی اور اس کو یہ بھی توفیق دے گا کہ آپ کی تکلیفوں کو دور کرنے کے لیے ہر قسم کی تکلیف کو برداشت کرے اور بشاشت کرے اور آپ پر احسان جتائے بغیر کرے کیونکہ وہ خدا کا نوکر ہے آپ کا نوکر نہیں ہے اور خدا کے نوکر خدا کی رضا کے لیے ہی کام کرتا ہے کسی پر احسان رکھنے کے لئے کام نہیں کرتا لیکن اس کا یہ حال اوراس کا یہ فعل اس بات کی علامت نہیں ہے کہ اس کے اندر کوئی کمزوری ہے اور آپ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں وہ کمزور نہیں، خدا کے لئے اس کی گردن اور کمر ضرور جھکی ہوئی ہے لیکن خدا کی طاقت کے بل بوتے پر وہ کام کرتا ہے ایک یا دو آدمیوں کا سوال ہی نہیں میں نے بتایا ہے کہ ساری دنیا بھی مقابلے میں آجائے تو اس کی نظر میں کوئی چیز نہیں

(خطبات ناصر جلد ١ صفحہ ٤٩٤ خطبہ جمعہ ١٨ نومبر ١٩٦٦)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ فرماتے ہیں

پس کامل بھروسہ اور کامل توکل تھا اللہ کی ذات پر کہ وہ خلافت احمدیہ کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا ہمیشہ قائم و دائم رکھے گا زندہ اور تازہ اور جوان اور ہمیشہ مہکنے والے عطر کی خوشبو سے معطر رکھتے ہوئے اس شجرہ طیبہ کی صورت میں اس کو ہمیشہ زندہ و قائم رکھے

گا جس کے متعلق وعدہ ہے اللہ تعالی کا کہ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرۡعُهَا فِی السَّمَآءِ ۙ تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَهَا کُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّهَا ؕ (ابراہیم ۲۶،۲۵) ایسا شجرہ طیبہ ہے جس کی جڑیں زمین میں گہری پیوست ہیں اور کوئی دنیا کی طاقت اسے اکھاڑ کر پھینک نہیں سکتی یہ شجرہ خبیثہ نہیں ہے کہ جس کے دل میں آئے وہ اسے اٹھا کر اسے اکھاڑ کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پھینک دے کوئی اندھی، کوئی ہوا اس(شجرہ طیبہ)کو اپنے مقام سے ٹلا نہیں سکے گی اور شاخیں آسمان سے اپنے رب سے باتیں کر رہی ہیں اور ایسا درخت نوبہار اور سدا بہار ہے ۔ایسا عجیب ہے یہ درخت کہ ہمیشہ نو بہار رہتا ہے کبھی خزاں کا منہ نہیں دیکھتا۔ تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَهَا کُلَّ حِیۡنٍۭ ہر وقت، ہر آن اپنے رب سے پھل پاتا چلا جاتا ہے۔ اس پر کوئی خزاں کا وقت نہیں آتا اور اللہ کے حکم سے پھل پاتا ہے اس میں نفس کی کوئی ملونی شامل نہیں ہوتی یہ وہ نظارہ تھا جس کو جماعت احمدیہ نے پچھلے ایک دو دن کے اندر اپنی آنکھوں سے دیکھا ۔اپنے دلوں سے محسوس کیا۔ اور اس نظارہ کو دیکھ کے روحیں سجدہ ریز ہیں خدا کے حضور اور حمد کے ترانے گاتی ہیں پس دکھ بھی ساتھ تھا اور حمد و شکر بھی ساتھ تھا اور یہ اکٹھے چلتے رہیں گے بہت دیر تک، لیکن حمد اور شکر کا پہلو، ایک ابدی پہلو ہے۔ وہ ایک لازوال پہلو ہے۔ وہ کسی شخص کے ساتھ وابستہ نہیں۔ نہ پہلے کسی خلیفہ کی ذات سے وابستہ تھا ،نہ میرے ساتھ ہے نہ آئندہ کسی خلیفہ کی ذات سے وابستہ ہے وہ منصب خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ وہ، وہ پہلو ہے جو زندہ ہوتا ہے ۔ اس پر کبھی موت نہیں آئے گی ان شاء اللہ تعالی ۔ ہاں ایک شرط کے ساتھ اور وہ شرط یہ ہے: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ کہ دیکھو اللہ تم سے وعدہ تو کرتا ہے کہ تمہیں اپنا خلیفہ بنائے گا زمین میں لیکن کچھ تم پر بھی ذمہ داریاں ڈالتا ہے۔ تم میں سے ان لوگوں سے وعدہ کرتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور عمل صالح بجا لاتے ہیں۔پس اگر نیکی کے اوپر جماعت قائم رہی، اور ہماری دعا ہے اور ہمیشہ ہماری کوشش رہے گی کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے یہ جماعت نیکی پر ہی قائم رہے ،صبر کے ساتھ اور وفا کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی ہمیشہ ہمارے

ساتھ وفا کرتا چلا جائے گا اور خلافت احمدیہ اپنی پوری شان کے ساتھ شجرہ طیبہ بن کر ایسے درخت کی طرح لہلہاتی رہے گی جس کی شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہوں۔

(خطبہ جمعہ ۱۱ جون ۱۹۸۲، خطبات طاہر جلد ۱ صفحہ ۴،۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں ۔لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ اگر ذرا ڈھیلے کیے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کے اللہ تعالیٰ رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو ۔کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔

(خطبات مسرور جلد ۱ صفحہ ۲۵۷،۲۵۶)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت احمدیہ سے وفا کرنے اور خلافت کے ہر حکم پر سر نگوں رہنے کی توفیق عطاء فرماتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین

جری اللہ فی حلل الانبیاء

(مرسلہ: ثمر احمد نوید۔آٹوا جماعت)

خدا تعالیٰ جب کسی کو نبی بنا کر اس دنیا میں مبعوث کرتا ہے تو اس شخص کے دل سے غیر اللہ کا خوف اور ڈر اس طرح مٹا دیتا ہے کہ مخالفین اپنی کم عقلی اور نادانستی کی بدولت اسے دیوانا سمجھتے ہیں۔ خدا کے یہ شیر ہر مشکل اور مصائب کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی ایک آہنی دیوار کی طرح کھڑے ہوتے ہیں۔ مصائب کے پہاڑ ان کے بلند عزائم کو لرزہ نہیں کھانے دیتے۔ انبیا کا وجود اپنی امت کے لئے بھی حوصلہ کی بلند مثال ہوتا ہے۔ باقی انبیا کی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بھی نہایت پر خطر حالات سے گزرنا پڑا مگر مصائب آپ کی کمر حوصلہ کو توڑ نہ سکے۔ مخالفین نے آپ کے خلاف نہ صرف گندی زبان کا استعمال اور مختلف جھوٹے مقدمے بنائے بلکہ آپ پر نعوذباللہ قتل کرنے کے منصوبے بھی باندھے ۔ خدا کا شیر خدا پر توکل کرتا ہوا ہر دشمن کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر یہ کہتا ہوا نظر آتا ہے کہ تم مجھے قتل کرنے پر ہر گز قادر نہیں ہو سکتے اور یاد رکھو میں خدا کے اس بار کو جو اس نے میرے سپرد کیا ہے ہر حال میں اٹھاتا رہوں گا اور تم میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔ آپؑ کی تحریرات میں سے آپؑ کی بہادری کے چند نمونے پیش خدمت ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کی سرشت میں واقعی ناکامی کا خمیر نہیں رکھا گیا تھا اور آپ صرف خدا کا پیغام پہنچانا جانتے تھے خواہ حالات کیسے بھی ہوں۔ آپ نے ہر ہر کو اپنے مقابلہ کے لئے بلایا مگر کسی میں اتنا دم نہ تھا کہ خدا کے اس مسیح کا مقابلہ کر سکے۔ وہ مسیح جس کو خدا تعالی نے جری اللہ فی حلل الانبیا بنا کر بھیجا یعنی خدا کا پہلوان نبیوں کے لباس میں۔پس کون تھا جو اس ببرّ کی للکار کا جواب دیتا۔ذیل میں نمونہ کے طور پر چند اقتباسات پیش ہیں جن سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ خدا تعالی کو اپنا ضامن بناتے ہوئے کس طرح جنگ مقدس میں اپنے پاؤں جماتے ہیں

اور کس طرح خدا کا یہ شیر دشمنوں کو للکارتا ہے۔

تم مجھے قتل نہیں کر سکتے

ہم نہیں جانتے کہ ہم نے ان کا کیا گناہ کیا ہے راستی کو تہذیب اور نرمی سے بیان کرنا ہمارا شیوہ ہے ہاں چونکہ یہ لوگ کسی طور سے ناراستی کو چھوڑنا نہیں چاہتے اس لئے سچ کہنے والے کے جانی دشمن ہوجاتے ہیں سو چونکہ ہمارے نزدیک کلمہ حق سے خاموش رہنے اور جو کچھ خدائے تعالیٰ نے صاف اور روشن علم دیا ہے وہ خلق اللہ کو نہ پہنچانا سب گناہوں سے بدتر گناہ ہے اس لئے ہم ان کی قتل کی دھمکیوں سے تو نہیں ڈرتے اور نہ بجز ارادہ الٰہی قتل کردینا ان کے اختیار میں ہے۔

(شحنہ حق۔ روحانی خزائن، جلد 2 ، صفحہ 326)

اے آریو ہمیں قتل سے تو مت ڈراؤ ہم ان ناکارہ دھمکیوں سے تو ہر گز ڈرنے والے نہیں جھوٹ کی بیخ کنی ہم ضرور کریں گے اور تمہارے ویدوں کی حقیقت ذرہ ذرہ کرکے کھول دیں گے۔

(شحنہ حق۔ روحانی خزائن، جلد 2 ، صفحہ 330)

کوئی ہے جو میرے مقابلہ کے لئے سامنے آئے؟

جو نامی اور مشاہیر صوفیوں اور پیرزادوں اور سجادہ نشینوں میں سے ہو اور انہیں حضرات علماء کی طرح اس عاجز کو کافر اور مفتری اور کذاب اور مکار سمجھتا ہو اور اگر یہ سب کے سب مقابلہ سے منہ پھیر لیں اور کچے عذروں اور نامعقول بہانوں سے میری اس دعوت کے قبول کرنے سے منحرف ہوجائیں تو خدائے تعالیٰ کی حجت ان پر تمام ہے میں مامور ہوں اور فتح کی مجھے بشارت دی گئی ہے لہذا میں حضرات مذکورہ بالا کو مقابلہ کیلئے بلاتا ہوں کوئی ہے جو میرے سامنے آوے؟

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4 ، صفحہ 325)

خدا مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا

اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میں اس مقابلہ میں مغلوب ہوگیا تو اپنے ناحق پر ہونے کا خود اقرار شائع کردوں گا اور پھر میاں نذیر حسین صاحب اور شیخ بٹالوی کی تکفیر اور مفتری کہنے کی حاجت نہیں رہے گی اور اس صورت میں ہر ایک ذلت اور توہین اور تحقیر کا مستوجب و سزا وار ٹھہروں گا اور اسی جلسے میں اقرار بھی کردوں گا کہ میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوں اور میرے تمام دعاوی باطل ہیں اور بخدا میں یقین رکھتا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ میرا خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا اور کبھی مجھے ضائع ہونے نہیں دے گا۔

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4 ،صفحہ 330)

جو لوگ مجھے مفتری سمجھتے ہیں اور اپنے تئیں صاف پاک اور متقی قرار دیتے ہوں میں ان کے مقابل پر اس طور کے فیصلہ کے لئے راضی ہوں کہ چالیس دن مقرر کئے جائیں اور ہر ایک فریق اعملوا علی مکانتِکم اِنِی عامِل پر عمل کر کے خدا تعالیٰ سے کوئی آسمانی خصوصیت اپنے لئے طلب کرے۔جو شخص اس میں صادق نکلے اور بعض مغیبات کے اظہار میں خدائے تعالیٰ کی تائید اس کے شامل حال ہوجائے وہی سچا قرار دیا جائے۔ اے حاضرین اس وقت اپنے کانوں کو میری طرف متوجہ کرو کہ میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر حضرت مولوی محمد حسین صاحب چالیس دن تک میرے مقابل پر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کر کے وہ آسمانی نشان یا اسرار غیب دکھلا سکیں جو میں دکھلا سکوں تو میں قبول کرتا ہوں کہ جس ہتھیار سے چاہیں مجھے ذبح کریں اور جو تاوان چاہیں میرے پر لگا دیں۔

(الحق لدھیانہ۔ روحانی خزائن ،جلد 4 ،صفحہ 124)

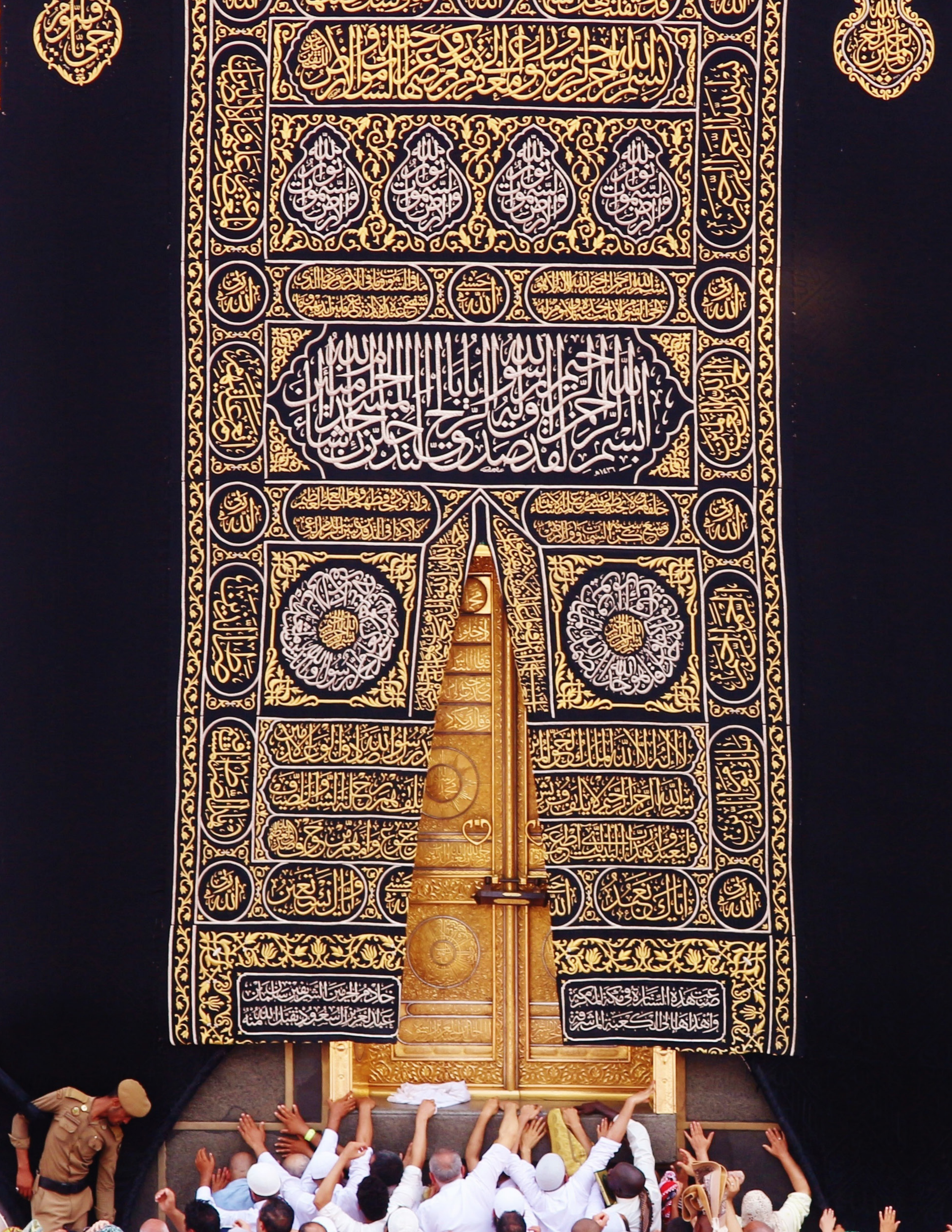

جو مجھے کاٹنا چاہے گا خود کاٹا جائے گا

ایک بڑا نشان یہ بھی ہے کہ یہ لوگ دن رات اس نور الٰہی کے بجھانے کیلئے کوشش کررہے ہیں اور ہر قسم کے مکر عمل میں لارہے ہیں اور لوگوں کو بہکارہے ہیں اور ناخنوں تک حق کو مٹانے کیلئے زور لگا رہے ہیں کفر کے فتوے لکھ رہے ہیں اور آزار دہی کے تمام منصوبے گھڑ رہے ہیں یہاں تک کہ بٹالوی صاحب نے لوگوں کو برانگیختہ کیا ہے کہ گورنمنٹ کے سامنے جاکر سیاپا کریں غرض کوئی دقیقہ مکر اور فریب اور سعی اور کوشش کا اٹھا نہیں رکھا اور ایک جہان اپنے ساتھ کر لیا ہے اور جیسا کہ میں نے بٹالوی صاحب کو ان تمام واقعات سے پہلے اس الہام کی خبر دی تھی کہ میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے۔ اب وہی صورت پیدا ہورہی ہے لوگوں نے یہاں تک دشمنی کی ہے کہ رشتہ ناطہ کو چھوڑ دیا ہے۔ باوجود ان تمام کار سازیوں کے جو کمال کو پہنچ گئی ہیں بالآخر ہم فتح پا جائیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا نشان ہو گا۔ اور اگر کسی کی آنکھیں ہوں تو اس عاجز پر جو کچھ عنایات اللہ جل شانہ کی وارد ہورہی ہیں وہ سب نشان ہی ہیں۔ دیکھو خدائے تعالیٰ قرآن کریم میں صاف فرماتا ہے کہ جو میرے پر افترا کرے اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں اور میں جلد مفتری کو پکڑتا ہوں اور اس کو مہلت نہیں دیتا۔ لیکن اس عاجز کے دعوی مجدد اور مثیل مسیح ہونے اور دعوی ہم کلام الٰہی ہونے پر اب بفضلہ تعالیٰ گیارھواں برس جاتا ہے کیا یہ نشان نہیں ہے اگر

خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ کاروبار نہ ہوتا تو کیونکر عشرہ کاملہ تک جو ایک حصہ عمر کا ہے ٹھہر سکتا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ کیا یہ نشان نہیں ہے کہ الہامی پیشگوئیوں کے بالمقابل آزمائش کیلئے کوئی اس عاجز کے سامنے نہیں آسکتا اور اگر آوے تو خدائے تعالیٰ اس کو سخت ذلیل کرے ایسا ہی صدہا تائیدات الہیہ شامل حال ہورہی ہیں۔ میں حضرت قدس کا باغ ہوں جو مجھے کاٹنے کا ارادہ کرے گا وہ خود کاٹا جائے گا مخالف رو سیاہ ہوگا اور منکر شرمسار یہ سب نشان ہیں مگر ان کیلئے جو دیکھ سکتے ہیں۔

(نشان آسمانی۔ روحانی خزائن، جلد4، صفحہ 397-398)

میں کسی کے کہنے سے رک نہیں سکتا

میں اس مولی کریم کا اس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اس نے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت میں مجھ کو اس قدر بخشا ہے کہ اگر اس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہ تعالی کچھ بھاری نہیں۔ اگرچہ میں اس دنیا کے لوگوں سے تمام امیدیں قطع کرچکا ہوں مگر خدا تعالی پر میری امیدیں نہایت قوی ہیں سو میں جانتا ہوں کہ اگرچہ میں اکیلا ہوں مگر پھر بھی میں اکیلا نہیں وہ مولیٰ کریم میرے ساتھ ہے اور کوئی اس سے بڑھ کر مجھ سے قریب تر نہیں اسی کے فضل سے مجھ کو یہ عاشقانہ روح ملی ہے کہ دکھ اٹھا کر بھی اس کے دین کیلئے خدمت بجا لاں اور اسلامی مہمات کو بشوق و صدق تمام تر انجام دوں۔ اس کام پر اس نے آپ مجھے مامور کیا ہے اب کسی کے کہنے سے میں رک نہیں سکتا۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد5 ، صفحہ 35)

جو مجھے کاٹنا چاہے گا خود کاٹا جائے گا

اگر اللہ تعالیٰ کی عادت نشان دکھلانا نہیں ہے تو اِس دین اسلام کی تائید کے لئے کیوں نشان دکھلاتا ہے اس لئے کیا کبھی ممکن ہے کہ ظلمت نور پر غالب آجاوے ۔ آپ یہ سب باتیں جانے دیں میں خوب سمجھتا ہوں کہ آپ کا دل ہرگز ہرگز آپ کے ان بیانات کے موافق نہ ہوگا بہتر تو یہ ہے کہ اس قصہ کے پاک کرنے کے لئے میرے ساتھ آپ کا ایک معاہدہ تحریری ہو جائے اگر میں ان شرائط کے مطابق جو اس معاہدہ میں کہوں گا کوئی نشان اللہ جل شانہ کی مرضی کے موافق پیش نہ کر سکوں تو جس قسم کی سزا آپ چاہیں اس کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں بلکہ سزائے موت کے لئے بھی تیار ہوں۔

(جنگِ مقدس۔ روحانی خزائن، جلد6 ،صفحہ 184)

میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں

میں جانتا ہوں کہ خداتعالیٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتح یاب ہوں گا مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے میں ہرگز ضائع نہیں ہوسکتا دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔ اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقینا یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت

اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلاء ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

(انوارالاسلام۔ روحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 23)

کون ہے جو مجھ سے منہاج نبوت پر مقابلہ کرے

دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے۔ اور سراسر بد قسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہود ااسکریوطی اور ابو جہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔ میں ہر روز اِس بات کے لئے چشم پرآب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے۔ پھر دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ مگر میدان میں نکلنا کسی مخنث کا کام نہیں۔

(تحفہ گولڑویہ ۔ روحانی خزائن، جلد 17 ، صفحہ 49)

آسمان کے نیچے کوئی نہیں جو میرا مقابلہ کر سکے

مجھے خدا نے اپنی طرف سے قوت دی ہے کہ میرے مقابل پر مباحثہ کے وقت کوئی پادری ٹھہر نہیں سکتا اور میرا رعب عیسائی علما پر خدا نے ایسا ڈال دیا ہے کہ ان کو طاقت نہیں رہی کہ میرے مقابلہ پر آسکیں خدا نے مجھے روح القدس سے تائید بخشی ہے اور اپنا فرشتہ میرے ساتھ کیا ہے اس لئے کوئی پادری میرے مقابل پر آہی نہیں سکتا یہ وہی لوگ ہیں جو کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معجزہ نہیں ہوا کوئی پیشگوئی ظہور میں نہیں آئی اور اب بلائے جاتے ہیں پر نہیں آتے اس کا یہی سبب ہے کہ ان کے دلوں میں خدا نے ڈال دیا ہے کہ اس شخص کے مقابل پر ہمیں بجز شکست کے اور کچھ نہیں۔ دیکھو ایسے وقت میں کہ جب حضرت مسیح کے خدا بنانے پر سخت غلو کیا جاتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روح القدس کی تائید سے خالی خیال کرتے تھے اور معجزات اور پیشگوئیوں سے انکار تھا۔ ایسے وقت میں پادریوں کے مقابل پر کون کھڑا ہوا؟ کس کی تائید میں خدا نے بڑے بڑے معجزے دکھلائے کتاب تریاق القلوب کو پڑھو اور پھر انصاف سے کہو کہ اگرچہ صدہا باتیں قصوں کے رنگ میں بیان کی جاتی ہیں مگر یہ نشان اور پیشگوئیاں جو ریت کی شہادت سے ثابت ہیں جن کے بچشم خود دیکھنے والے اب تک لاکھوں انسان دنیا میں موجود ہیں یہ کس سے ظہور میں آئے؟ کون ہے جو ہر ایک نئی صبح کو مخالفین کو ملزم کر رہا ہے کہ آ اگر تم میں روح القدس سے کچھ قوت ہے تو میرا مقابلہ کرو؟ عیسائیوں اور ہندوں اور آریوں میں سے کون ہے جو اس وقت میرے سامنے کہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا؟ سو یہ خدا کی حجت ہے جو پوری ہوئی۔ سچائی سے انکار کرنا طریق دیانت اور ایمان نہیں ہے۔ بلا شبہ ہر ایک

قوم پر اللہ کی حجت پوری ہو گئی ہے آسمان کے نیچے اب کوئی نہیں کہ جو روح القدس کی تائید میں میرا مقابلہ کر سکے۔

(تحفہ گولڑویہ ۔ روحانی خزائن، جلد17 ،صفحہ149-150)

میرا سلسلہ برباد نہیں ہو سکتا

ان لوگوں کا بجز اس کے اور کچھ منشا نہیں کہ چاہتے ہیں کہ نور الٰہی کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر وہ بجھ نہیں سکتا۔ کیونکہ خدا کے ہاتھ نے اس کو روشن کیا ہے۔ نہ معلوم کہ میری تکذیب کے لئے اِس قدر کیوں مصیبتیں اٹھا رہے ہیں اگر آسمان کے نیچے میری طرح کوئی اور بھی تائید یافتہ ہے اور میرے اس دعویٰ مسیح موعود ہونے کا مکذب ہے تو کیوں وہ میرے مقابل پر میدان میں نہیں آتا؟ عورتوں کی طرح باتیں بنانا یہ طریق کس کو نہیں آتا۔ ہمیشہ بے شرم منکر ایسا ہی کرتے رہے ہیں لیکن جبکہ میں میدان میں کھڑا ہوں اور تیس ہزار کے قریب عقلاء اور علماء اور فقراء اور فہیم انسانوں کی جماعت میرے ساتھ ہے اور بارش کی طرح آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں تو کیا صرف منہ کی پھونکوں سے یہ الٰہی سِلسلہ برباد ہو سکتا ہے؟ کبھی برباد نہیں ہو گا۔ وہی برباد ہوں گے جو خدا کے انتظام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ ۔ روحانی خزائن، جلد17 ،صفحہ180-181)

ناخنوں تک زور لگاؤ اور کچھ طاقت ہے تو مجھے روک کے دکھاؤ

میری روح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاں کو لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے منہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکرو فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگا۔ اتنی بد دعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جا پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو؟ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں مگر بد قسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مہریں ہیں ان کا ہم کیا علاج کریں۔ اے خدا! تو اس امت پر رحم کر۔ آمین۔

(اربعین۔ روحانی خزائن، جلد17، صفحہ 472-473)

خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو

میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہود ا اسکریوطی اور ابو جہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔ میں ہر روز اس بات کے لئے چشم پر آب ہوں کہ کوئی میدان میں

نکلے اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے۔ پھر دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ مگر میدان میں نکلنا کسی مخنث کا کام نہیں ہاں غلام دستگیر ہمارے ملک پنجاب میں کفر کے لشکر کا ایک سپاہی تھا جو کام آیا۔ اب ان لوگوں میں سے اس کے مثل بھی کوئی نکلنا محال اور غیر ممکن ہے۔ اے لوگو! تم یقینا سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپا تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں۔ جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ خدمت جو عین وقت پر خداوند قدیر نے میرے سپرد کی ہے اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ میں اس میں سستی کروں

(اربعین۔ روحانی خزائن، جلد17، صفحہ 399-401)

وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے

اس خدائے کریم وعزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کر لے

جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے.

(اربعین۔ روحانی خزائن، جلد17، صفحہ 348)

میری برابری کوئی نہیں کر سکتا

میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے میں اس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر دعاں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اتر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں کوئی میری برابری کر سکے تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔

(اربعین۔ روحانی خزائن، جلد17، صفحہ 345-346)

میرے مخالف نامرادی کی موت مریں گے

مخالف چاہتے ہیں کہ میں نابود ہو جاں اور ان کا کوئی ایسا دا چل جائے کہ میرا نام ونشان نہ رہے مگر وہ ان خواہشوں میں نامراد رہیں گے اور نامرادی سے مریں گے اور بہتیرے ان میں سے ہمارے دیکھتے دیکھتے مر گئے اور قبروں میں حسرتیں لے گئے مگر خدا تمام میری مرادیں پوری کرے گا۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ جب میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے اس جنگ میں مشغول ہوں تو میں کیوں ضائع ہونے لگا اور کون ہے جو مجھے نقصان پہنچا سکے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی کا ہو جاتا ہے تو اس کو بھی اس کا ہونا ہی پڑتا ہے۔

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم۔ روحانی خزائن، جلد21، صفحہ 305)

تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں جو خدا تعالیٰ نے پودا لگایا اسے تباہ کرنے والے خود تباہ ہوگئے ۔ خدا کا یہ نبی ہر محاذ پر فتحیاب ہوتا رہا ہے اور اس کا یہ مشن آج بھی اپنی آب و تاب کے ساتھ خلافت کے زیر سایہ پنپ رہا ہے۔ اسلام کی بالا دستی احمدیت کے ذریعہ ہی قائم ہونی ہےاور وہ دن دور نہیں جب اسلام احمدیت کا جھنڈا باقی تمام جھنڈوں سے اونچا لہلہارہا ہوگا۔ انشا اللہ

مجلس
خدام الاحمدیہ
کینیڈا